شوق نیاز

سجاد مرزا

میاں جمیل احمد شرقپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شوقِ نیاز

حمد و نعت

سجاد مرزا

فروغ ادب اکادمی - گوجرانوالہ

111274

اشاعت اول :::: 1998ء
تعداد :::: 500
ناشر :::: محمد اقبال نجمی
کمپوزنگ :::: سجاد کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ
سرورق :::: قاضی اعجاز محور
ہدیہ :::: [redacted]وپیہ

تقسیم کار ادارے:

○ فروغ ادب اکادمی-108-بی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ
○ کلاسیک-(چوک ریگل)، دی مال-لاہور
○ سعید بک بینک-ارباب روڈ، پشاور کینٹ پشاور
○ بیکن بکس- گلگشت-ملتان
○ ویلکم بک پورٹ (پرائیویٹ) اردو بازار-کراچی

جمیل احمد
ذخیرہ
لاہور پاکستان

وابستگان نعت

کے

نام

یقیں ہے شوق نیاز میرا، مجھے مدینہ دکھا ہی دے گا
مسافران حرم کے پاؤں کی خاک، آنکھوں سے چومتا ہوں

عکس نیاز

1- دیباچہ پروفیسر اسرار احمد سہاوری 15-9

2- نماز نیاز پروفیسر محمد اقبال جاوید 22-16

3- گر دور سبھی اس کی بلائیں مرے مولا 23

4- ہم ترے بندے ہیں ہم پر رحم فرمائے خدا! 25

5- مجھ پر ہے تیرا لطف اور احسان یا کریم! 27

6- ترے جلوے نگاہوں میں سمائے ہیں مرے مولا! 29

7- فکر نمود ہے نہ الم انتشار کا 31

8- اجالے بانٹنے والے 33

9- مرے جھلستے ہوئے چمن پر اتار کوئی بہار منظر 35

10- ذکر رب غفور کرتے ہیں 37

11- جس روز سے نکلا ہوں میں اسرار کے پیچھے 39

12- خرد کے عشق میں ڈھلنے کا گر امکان ہو جائے 41

13- دوہے 43

14- آپؐ آئے تو جہاں کے بحروبر روشن ہوئے 45

15- جمال گنبد خضریٰ مری آنکھوں میں رہتا ہے 47

16- مصباح عرش و جلوۂ افلاک کی طرح 49

17- آئی نوید شہر نبیؐ جب صبا کے ہاتھ 51

18- الٰہی! اس در اقدس پہ اذان باریابی ہو 53

19- دل میں بستا ہے مرے پاک مدینہ دیکھو 55

20- رنگ، خوشبو، روشنی عکس جمال مصطفیٰؐ 57

21- بڑا ہی لطف و کرم ہوا ہے ہم عاصیوں پر مدام ان کا 59
22- جی چاہتا ہے لے کے چلوں نعت کی مالا 61
23- جسے بھی دیکھوں تری گلی میں، مسرتوں کا امیں دیکھوں 64
24- آپؐ کے آنے سے پہلے آپؐ کی باتیں ہوئیں 65
25- اشکوں سے وضو کر کے جو حرف لکھا جائے 67
26- کتنے خوش بخت ہیں، شاہی کا مزا لیتے ہیں 69
27- اپنی اپنی چاہتوں کے لے کے نذرانے چلے 71
28- ہم نے جو حرف لکھے ثنا میں تری 73
29- عظمت اسلام کے اس دور کی باتیں کریں 75
30- یہ کائنات تھی بڑی ویران بن ترے 77
31- ہاتف نے دی صدا مجھے نعت و ثنا لکھوں 79
32- جھکاؤں میں در اقدس پہ آ کر یہ جبیں اک دن 81
33- میں نے شہر نبیؐ نہیں دیکھا 83
34- خبر لائے اگر اذن حضوری کی مدینے سے 85
35- آپؐ کے لطف و کرم کا کس جگہ چرچا نہیں 87
36- عجب اک شان محبوبی سے محبوبؐ خدا آئے 89
37- نوک خامہ پہ آ جائے گل افشاں ہو جائے 91
38- تڑپ تڑپ کر میں حاضری کی دعائیں دن رات مانگتا ہوں 93
39- ہم انہی کے تذکرے شام و سحر کرتے رہے 95
40- مرے سینے کی دھرتی پر اجالے رقص کرتے ہیں 97
41- خواب گاہ مصطفیٰؐ کے سامنے بیٹھا رہوں 99
42- نعت لکھی تو ہر اک لفظ سے آئی خوشبو 101

43- مجھے بھی کاش! آجائے سلیقہ مدح حضرتؐ کا 103

44- دولت دید نبیؐ کشکول چشم تر میں ڈال 105

45- انؐ کے در سے مانگنا ہو تو شفاعت مانگنا 107

46- ضوپا رہا ہوں نور رسالت مآبؐ سے 109

47- آئے ہیں وہ دنیا میں صد رنگ ضیا لے کر 111

48- مسکراہٹ آپؐ کی دیوار و در روشن کرے 113

49- اے حبیبؐ خداؐ خاتم الانبیاءؐ! ذکر کرتا ہے رب علا آپؐ کا 115

50- اسی کے جلوہ صد رنگ سے دل میں اجالا ہے 117

51- سانیٹ 119

52- اسم اعظم 121

53- خیرالبشرؐ 123

54- ہم کو رستہ دکھا 125

55- مدد مدد المدد خدارا 127

56- اے نبیوںؑ کے سرتاج نبیؐ! 133

57- ماہیے 136

58- امام الانبیاءؐ 139

59- ہائیکو 141

60- قطعات 143

سجاد مرزا کی مطبوعہ کتب

1-	لہو پکارے گا	1966ء
2-	سوچاں	1983ء
3-	اکھراں ہتھ زنجیراں	1984ء
4-	بقائے دوام	1986ء
5-	کیف دوام	1988ء
6-	دشت تنہائی	1990ء
7-	چراغ آرزو	1992ء
8-	درد کی خوشبو	1994ء
9-	غالب نکتہ بیں	1994ء
10-	پرتو اقبال	1997ء
11-	شوق نیاز	1998ء

فروغ ادب اکادمی

88-بی سیٹلائٹ ٹاؤن- گوجرانوالہ

دیباچہ

سجاد مرزا کی کتاب ”شوق نیاز“ کا مسودہ زیر نظر ہے۔ چونکہ یہ کتاب حمد و نعت کا مجموعہ ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ متن کتاب پر گفتگو کرنے سے پہلے حمد اور نعت کا حدود اربعہ متعین کرلیں تاکہ انہیں حدود میں ان دونوں کے متن پر تفہیمی نظر ڈال لی جائے۔ یہ طرز نظر اندازی قاری حضرات کے لئے تفہیم اور سعادت اندوزی میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ حمد کے اصطلاحی معنی اللہ تعالیٰ کی ثناگستری کے ہیں اور یہ لفظ بلا استثنا اپنے اصطلاحی معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ اسی لئے حمد کو ایک بہترین عبادت خیال کیا گیا ہے۔ اس تعریف و تمجید کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسقدر اہمیت ہے کہ اس نے اپنی تعریف و توصیف کا اپنے مخلص بندوں کو قرآن کریم میں حکم دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسمائے گرامی نازل ہوئے ہیں جو کہ سب توصیفی ہیں۔ بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پوری حمدیہ اسلوب میں ہیں۔ گویا حمد نگاری کی ابتدا نزول قرآن سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور اگر ہم قرآن کریم کے ہی اسلوب حمد نگاری کے حوالے سے حمد کے اجزائے ترکیبی مرتب کریں تو یہ قرار پاتے ہیں۔ براہ راست وصف نگاری۔ گویا قصیدے کے لہجے میں۔ یہ تو ہوگی بلاواسطہ حمد نگاری۔ دوسرا اسلوب بالواسطہ حمد نگاری کا ہوتا ہے اس میں دعا، عبودیت، عجزو انکسار، تیسرا اسلوب عشق و محبت اور اس کے لوازم کے اظہار کا ہوتا ہے اسے آپ بیانیہ کا تغزلانہ ابلاغ سے تعبیر کرسکتے۔ اگر عارفانہ آہنگ ہے تو اسے آپ صوفیانہ لہجہ کہیں گے۔ یہ تمام ہی رنگ و آہنگ بہت معتبر ہیں اور آجکل کے دور میں رائج الوقت سکہ ہیں۔

حمد کا تقابل عموماً” قصیدے، غزل اور نعت سے کیا جاتا ہے، ان تینوں میں کئی قدریں مشترک ہیں۔ حمد میں خدا کی تعریف اور محبت کا ذکر ہوتا ہے نعت میں رسول کریمؐ کی ثنا اور محبت کا اظہار ہوتا ہے اور غزل میں محبوب مجازی کی محبت اور اس کے حسن خداداد کو لطیف پیرائے میں بیان کردیا جاتا ہے۔

یہ تمام اصولی باتیں ہوگئیں اب کتاب میں درج شدہ سجاد مرزا کی حمدوں کے اجزائے ترکیبی کو پرکھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ سجاد مرزا کی اکثر و بیشتر حمدیں براہ راست نہیں بلکہ بالواسطہ ہیں۔ انہوں نے بیشتر دعا اور حب وطن کو حمد کا واسطہ بنا کر خدائی تعریف و تمجید کا رویہ اختیار کیا ہے۔ اس اسلوب سے جہاں سجاد مرزا کا اللہ تعالیٰ سے تعلق خاطر سامنے آتا ہے۔ وہیں ان کی بے پناہ حب الوطنی کے شواہد بھی سامنے آجاتے ہیں۔ مثلاً چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

کر دور سبھی اس کی بلائیں مرے مولا
اس دیس پہ آفات نہ آئیں مرے مولا
اس طور وطن پر ہو تری چشم عنایت
آنکھیں نہ کبھی اشک بہائیں مرے مولا
مہکائے سدا فصل گل و لالہ چمن کو
اسمیں نہ کبھی آئیں خزائیں مرے مولا

ہم ترے بندے ہیں ہم پر رحم فرما اے خدا
ہم خطاکاروں کو سیدھی راہ دکھلا اے خدا
تیرے در کو چھوڑ کر جائیں تو جائیں ہم کہاں
جز ترے کوئی نہیں جب اپنا داتا اے خدا

مجھ پر ہے تیرا لطف اور احسان یا کریم
مسرور ہیں کرم سے دل و جان یا کریم

دل میں سما گئی ہے شہادت کی آرزو
تجھ پر کروں میں جان بھی قربان یا کریم

مندرجہ بالا حمدوں میں طرز ادا کی سادگی و سلاست بھی منفرد ہے۔

حمد کے بعد اب تھوڑا سا ذکر نعت کا ہو جائے۔ نعت کے اصطلاحی معنی نبی کریمؐ کی توصیف و ثنا کے ہیں۔ حمد کی طرح اس کو بھی عبادت کا درجہ حاصل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی آنحضرتؐ کی تعریف فرمائی ہے اور اپنے بندوں کو بھی ثنا کا حکم دیا ہے۔ حمد میں محبوب اور موصوف خدا کی ذات ہوتی ہے اور نعت میں محمود و محبوب نبیؐ کریم کی ذات والا صفات ہوتی ہے۔ وصف نگاری دونوں میں مشترک ہے اس لئے قصیدے کا آہنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جہاں عشق و محبت کا معاملہ آجائے تو تغزل کا رنگ نمایاں ہو جاتا ہے۔ اور غزل اور نعت میں بہت کم فرق رہ جاتا ہے صرف طرز تخاطب میں اسلوب بدل جاتا ہے۔ حمد، نعت اور غزل تینوں میں فرق مخاطبت کا ہی ہوتا ہے اور یہ مقام بہت مشکل ہے۔ حفظ مراتب کے معاملے میں بہت چوکنا اور ہوشیار رہنا پڑتا ہے ورنہ ذرا سی لغزش سے کفروشرک کے سایے منڈلانے لگتے ہیں۔ نعت میں اگر آنحضرتؐ کی جمالی صفات کو بیان کریں تو غزل کا لہجہ بروئے کار آجاتا ہے۔ نعت میں رسول کریمؐ کی محبت سیرت۔ اسوہ حسنہ کا ذکر براہ راست نعت کا اسلوب ہوگا اور اگر روضہ اطہر۔ مدینہ شریف۔ گنبد خضریٰ۔ مسجد نبوی۔ حرمین شریفین وغیرہ کے حوالے سے تخاطب ہو تو اسے نعت بالواسطہ کہیں گے۔ دونوں قسم کی نعتوں کا آجکل عام رواج ہے چنانچہ سجاد مرزا نے ان دونوں اسلوبوں کو آزمایا ہے اور بڑی کامیابی سے عہدہ برآ ہوئے ہیں۔ بعض اوقات دعائیہ لہجہ بھی اختیار کیا ہے۔ استمدادی آہنگ کثرت سے استعمال کیا ہے۔

ایک اور عام انفرادیت جو سجاد مرزا کی حمدوں میں بھی نظر آئی اور نعتوں میں بھی وہ جدت ادا اور تازہ گوئی کی ہے۔ یہ رنگ و آہنگ حمد و نعت میں شاذ ہی کسی معروف شاعر نے آزمایا ہے۔ اس جدت نگاری اور تازہ گوئی کی چند مثالیں میں آئندہ سطور میں پیش کردوں گا۔

اب مندرجہ بالا نعت کے اجزائے ترکیبی کے حوالے سے سجاد مرزا کی نعتوں کو پرکھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے معاملہ وصف نگاری کا آتا ہے۔ سجاد مرزا نے وصف نگاری دل کھول کر کی

ہے لیکن وہ بنیادی طور پر ایک غزل گو شاعر ہیں اور پینتیس (۳۵) سالہ غزل نگاری کے ریاض کے بعد نعت کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اس لئے وصف نگاری میں بھی تغزل کا رنگ غالب رہتا ہے۔ حضورؐ کی جلالی صفات کم بیان کی ہیں اور جمالی زیادہ' اسلوب نگارش میں بھی قصیدے کی بلند آہنگی۔ لفظیات کا شکوہ اور مبالغہ آرائی شاذ ہی کہیں نظر آتی ہے۔ جلال بادشاہی کا ذکر کم ہے جمال آفرینی اور فقر آرائی کے حوالے زیادہ ہیں۔ دو تین مثالیں پیش کر دیتا ہوں۔

مصباح عرش و جلوہ افلاک کی طرح
اترا وہ چاند ذہن میں ادراک کی طرح
رحمت ماب' پیکر مہر و کرم نواز
دیکھا نہ کوئی سید لولاک کی طرح
نعت نبیؐ سے قلب ہوا کیمیا صفت
ورنہ یہ جسم خاک میں تھا خاک کی طرح
ہر اک مرض کے واسطے ہے یہ شفائے ناب
طیبہ کی خاک پاک ہے تریاک کی طرح
سجاد اس سفر نے چھپائے تمام عیب
خاک رہ حجاز ہے پوشاک کی طرح

یہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ سجاد مرزا بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں اور اسی کوچے سے ہو کر نعت کے میدان میں آئے اس لئے ان کی ہر نعت میں تغزل کی جھلک نظر نوازی کرتی نظر آتی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

یہ پوری نعت ایک مرصع غزل معلوم ہوتی ہے۔ جذبہ۔ شوق اور تاثیر قابل دید ہے۔

اپنی اپنی چاہتوں کے لے کے نذرانے چلے
جانب شہر نبیؐ دیکھو وہ دیوانے چلے
رہ نورد شوق ہونٹوں پر سجا کر التجا
اپنے ہاتھوں کو در حضرت پہ پھیلانے چلے

کارواں در کارواں عشاق نکلے دیکھیے
درد دل کی اپنے آقا سے دوا پانے چلے
جب کبھی شمع ہدایت نے طلب فرمالیا
حکم کی تعمیل میں بے عذر پروانے چلے

حمد کی طرح اکثر دعائیہ لہجہ بھی اختیار کیا ہے جو کہ خلوص اظہار اور جوش جذبہ کی وجہ سے بے حد پر تاثیر بھی ہو گیا ہے اور درد انگیز بھی۔ اسی سلسلے میں درود و سلام کے تحائف بھی بڑی عاجزی اور شغف کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں۔

الٰہی اس در اقدس پہ اذن باریابی ہو
اس اذن باریابی سے مری قسمت مثالی ہو
لیے تحفے درودوں کے پہنچ جاؤں وہاں مولا
جہاں حلقہ فرشتوں کا بہ شکل انجذابی ہو
کبھی تو جاگتی آنکھوں سے ان کی دیکھ لوں صورت
دل حسرت زدہ سے دور حزن اضطرابی ہو
میں نخل بے ثمر ہوں منتظر عہد بہاراں کا
مری بھی روح کا اجڑا ہوا آنگن گلابی ہو
مدینے کے در و دیوار ان آنکھوں سے میں چوموں
مرے مولا! کرم سجاد مرزا پر شتابی ہو

کہیں کہیں غم جاناں کے ساتھ غم دوراں کا ذکر بھی بڑے خوبصورت انداز میں کیا ہے۔ اس اسلوب میں بالواسطہ نعت اور بلاواسطہ نعت کا بڑا چابکدستی سے امتزاج پیدا کر دیا ہے۔ یہ صنعت کسی دوسری جگہ شاذ ہی پائی جاتی ہے۔

یہ کائنات تھی بڑی ویران بن ترے
اٹھا ہوا تھا درد کا طوفان بن ترے

چھائی ہوئی ہیں آج تشکک کی آندھیاں
خطرے میں پڑ گیا مرا ایمان بن ترے
بھاتی نہیں ہیں مجھ کو زمانے کی رونقیں
اس دور کا ہے غمزدہ انسان بن ترے

تمام نعت نگاروں نے شہر نبیؐ، مسجد نبویؐ، مواجہ، گنبد خضریٰ وغیرہ کے حوالے سے بڑی پر تاثیر بالواسطہ نعتیں لکھی ہیں۔ ہمارے سجاد مرزا بھی اس میدان میں ترکتاز کرتے ہیں مگر تغزل کے رنگ کا چھینٹا دے کر اس کو خاصے کی چیز بنا دیتے ہیں۔

خبر لائے اگر اذن حضوری کی مدینے سے
میں آنکھیں چوم لوں قاصد لگاؤں تجھ کو سینے سے
سجا رکھا ہے ان کو میں نے اپنے خانہ دل میں
مجھے کنکر مدینے کے نظر آئے نگینے سے
چلیں شہر نبیؐ کی سمت تو پھر سر کے بل چلیے
نہ رکھیں واسطہ کوئی سواری سے سفینے سے
درود کیف و مستی ہے عجب اک شادمانی ہے
شراب عشق محبوبؐ خدا سجاد پینے سے

ایک جدت سجاد مرزا نے یہ بھی کی ہے کہ نظم سادہ میں بھی بہت سی نعتیں لکھ ڈالی ہیں جن میں زور بیان اور روانی نسبتاً زیادہ پیدا ہو گئی ہے۔

بشر۔ وہ خیرالبشرؐ
کہ جس کا جہاں میں آنا ہوا مبارک
سعادتوں کا پیام لے کر
وہ شبنم آسا خرام لے کر
وہ اپنے رب کا کلام لے کر
وہ ایک اعلیٰ نظام لے کر

جہالتوں کے نگر میں آکر
کثافتوں کو وہ دھو گیا ہے!

اب آخر میں چند حرف سجاد مرزا کی طرز نگارش اور اسلوب اظہار کے متعلق یہ ہیں کہ اس ضمن میں حضرت پرانے ریاض کے مالک ہیں۔ لفظیات کے انتخاب میں ماہر ہیں سلاست کے ساتھ بلاغت کا امتزاج کرنے میں ید طولی رکھتے ہیں۔ استعارے۔ علامت اور تلازمات کی پیکر تراشی میں ایک ماہر مصور کا کردار ادا کرتے ہیں۔ محاکات لفظی کے ساتھ خیالی محاکات پر بھی پوری قدرت حاصل ہے۔

پروفیسر اسرار احمد سہاوری

نماز نیاز

تحسین، ہر حسن کا حق ہے۔ ایک خوبصورت پھول پر نظر پڑتے ہی۔ انسان اس کی تعریف میں رطب اللساں ہو جاتا ہے۔ اس تعریف سے پھول کے تاثر آفرین حسن میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ دیکھنے والا اپنی بالغ نظری اور فکری سلامتی کا ثبوت مہیا کر کے، خود کو بلند و بالا کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چونکہ حسن کائنات بھی ہیں اور کائنات حسن بھی، اس لئے ان کی مدحت انسان کو یوں وقعت عطا کرتی ہے کہ اسے رب کائنات کا تقرب مل جاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ نعت گوئی خود شاعر کے شرف انسانیت کی بالیدگی کا ایک خوبصورت ذریعہ بھی ہے جو شخص حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ خوش ہو کر اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ گویا مبدء فیض کی فراواں رحمتیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مدحت سراؤں کے لئے وقف رہتی ہیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ جس دل میں محبوبؐ خدا کی سچی محبت ہو گی وہ خود بخود اللہ تعالیٰ کی محبت کا مستحق ہو جائے گا۔ چونکہ حب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی سے بال و پر لیتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی پسندیدگی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اتباع سے وابستہ کر رکھا ہے۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا محب، خدا کا محبوب اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مدح خواح، اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ شخصیت ہے اور یہ وہ شرف ہے جس کے حصول کے لئے ہر آرزو، قربان ہو سکتی ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نعت گو ممدوح خداوندی ہونے کا شرف پالیتا ہے۔ اسی لئے نعت سنتے وقت، نعت گو کو منبر رسالتؐ پر بٹھایا جاتا تھا اور وہ شخصیت خود نیچے بیٹھ جاتی تھی۔ جس کی آنکھ سے سورج ضیا لیتا، جس کے نطق سے غنچے پھول بنتے، جس کے اٹھنے سے ستارے زمین پر آجاتے اور جس کے بیٹھنے سے فرش، عرش ہو جاتا تھا اور محض یہی وجہ ہے کہ نعت کہنے والوں کے لئے روح القدس کی تائید مانگی جاتی تھی۔ اور یہی سبب ہے کہ نعت کہنے والوں کو وہ ردائے پاک عطا ہوتی تھی جس کا ہر تار، صدہا صداقتوں، بے خزاں بہاروں، لازوال سعادتوں اور بیش بہا نعمتوں کا امین تھا مولانا محمد جعفر شاہ ندوی پھلواری کے الفاظ میں "حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نعت خواں، خدا کا منعوت ہو

جاتا ہے" اور سجاد مرزا خوش نصیب ہیں کہ انہیں عطا کرنے والے نے اس شرف سے نوازا ہے اور قابل قدر ہیں کہ وہ دل کی بات کو' برجستہ الفاظ میں بیان کرنے کا ڈھب جانتے ہیں' ورنہ نعت گوئی ہر قلم کے بس کی بات نہیں ہے۔

؎ انؐ کی مدحت کو قلم تحریر کر سکتے نہیں
حرف موج نور کو زنجیر کر سکتے نہیں

میرے نزدیک نعت وہ "نماز نیاز" ہے جس کے لئے صدق دل' آب دیدہ اور خون جگر کی ضرورت ہے جب تک دل کے خون سے کشید ہونے والے آنسوؤں سے وضو نہ کیا جائے۔ نعت میں کیف آ ہی نہیں سکتا' میں نے "نماز نیاز" کی ترکیب حافظ کے اس شعر سے مستعار لی ہے۔

خوشا نماز نیاز کسے کہ از سرصدق
باب دیدہ و خون جگر طہارت کرد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شخصی عظمتوں' فکری رفعتوں اور قلبی نزہتوں سے انکار' حیات و کائنات کی ابدی صداقتوں کا انکار ہے' اسی باعث آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدحت' بلاتمیز مذہب و ملت' ہر دور اور ہر زبان کا افتخار رہی ہے۔ ہم مسلمانوں کا تعلق چونکہ انؐ سے دینی اور دلی ہے اور انؐ کے حضور میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنا' ہمارے لئے الوہی حکم بھی ہے اور اخلاقی فرض ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قلبی تقاضا بھی اس لئے درود و سلام کی پر خلوص کثرت خود بتاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہمارا کتنا روحانی تعلق ہے۔ نعت بھی چونکہ درود و سلام ہی کی ایک نغماتی شکل ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اس کا تعلق ذہن سے زیادہ دل سے ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ فرط عقیدت کے باوجود دل کے بے پایاں جذبات شرعی حدود کے اندر سمٹے رہیں کہ افراط و تفریط سے اعمال کے گلاب' مٹی ہو جاتے ہیں کیونکہ ہر بات کا حسن' اعتدال میں پوشیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم اساتذہ اور نامور صوفیاء شعری صلاحیتوں سے بہرہ ور ہونے کے باوجود نعت کہنے کا حوصلہ نہیں کرتے تھے۔ گو اس سلسلے میں توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے عطا ہوتی ہے۔ آج اگر ہر قلم نعت کہنے کی تمنا کر رہا ہے تو کہیں ضروری ہو جاتا ہے کہ حزم و احتیاط کے تقاضوں کو قلم قلم

اور حرف حرف پیش نظر رکھا جائے۔ کہ ہم فنی اعتبار سے قدیم اساتذہ سخن کے ہم پلہ ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتے اور صوفیائے کرام کی قلبی پاکیزگیوں کا تصور بھی ہمارے لئے محال ہے۔

سجاد مرزا کے نعتیہ کلام کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ نعت سرائی کے یہ کڑے تقاضے ان کے سامنے ہیں۔ ان کے ہاں دل کے والہانہ پن اور ذہن کی جودت وجدت کا ایک متوازن امتزاج ہے گویا شوق کی سرمستی، حواس و ہوش کا دامن تھام کر رواں دواں ہے۔ ان کے اشعار کی غالب اکثریت دلی محبتوں کی عکاس ہونے کے ساتھ ساتھ شرعی اعتبار سے معتبر اور شعری لحاظ سے معتدل، اس لئے یقیناً قارئین کے لئے قلبی استہزاز اور روحانی کیف کا باعث ہوگی۔

سجاد مرزا، ایک خوش فکر، غزل گو کے روپ میں ابھرے تھے اور اب ان کی غزل باوضو ہو کر نعت کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ غزل، گداز فکر سے ابھرتی ہے۔ اس کا ہر شعر آہ بن کر اٹھتا، آنسو بن کر گرتا اور تیر بن کر دل میں ترازو ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ادبی صداقت ہے کہ پست خیالی نے غزل کو رسوائی بھی دی اور بلند خیالی نے اسے رعنائی بھی بخشی۔

حالی اور اقبال نے صنف غزل کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے ہم آہنگ کر کے، اس کے آنگن کو وسعت دی اور اسے فکری اعتبار سے نئی جہت اور نئے جہان عطا کیے کہ "عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئین ملت ہی نہیں تعبیر و تعمیر انسانیت بھی ہے"۔ یوں لفظ کو وقار اور اظہار کو اعتبار ملا۔ کہ غزل زبان کی آبرو ہے جب کہ نعت، شعر کی معراج جب ایک سچے غزل گو کے قلم کو اس عظیم الشان انسان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدحت کی توفیق ملتی ہے تو اس کا فنی حسن، اس کے فکری انوار سے مل کر، سحر حلال بن جاتا ہے۔ تب غزل کا بانکپن، حقیقت بن کر، حسن کے پیرہن میں مسکراتا ہے اور شعر کا اعجاز، انسانی فطرت کی خلقی افتاد کا ایک صداقت آفرین اظہار ہو جاتا ہے۔ سجاد مرزا کی ان نعتوں میں بہت سے ایسے اشعار ہیں جو فنی نقطہ نظر سے بھی بلند ہیں اور فکری لحاظ سے بھی دل آویز ہیں چند ایک دیکھیے۔

بیگانہ شعور و خرد تھے تمام لوگ
ڈالی مرے حضورؐ نے ادراک کی طرح

دیتا ہے ہر اک ذرۂ کونین گواہی
آنے سے ہوا آپؐ کے، ہر سمت اجالا
اشکوں سے وضو کرکے جو حرف لکھا جائے
اس حرف کو مدحت کا عنوان دیا جائے
جن کے ہونٹوں پہ مہکتے ہیں درودوں کے گلاب
ان کو وہ روضہ اقدس پہ بلا لیتے ہیں
اپنی اپنی چاہتوں کے لے کے نذرانے چلے
جانب شہر نبیؐ، دیکھو وہ دیوانے چلے
ہے خالق جہاں سے تعارف کی وہ دلیل
ہے رمز کائنات سے وہ آشنا، لکھوں
سجاد جب میں لکھوں کوئی حرف معتبر
لوح دل حزیں پہ حبیبؐ خدا، لکھوں
دیار پاک میں ہر گام پر کرتا چلوں سجدے
جبین شوق میں خاک مدینہ کی ضیا آئے
مشعل عشق نبیؐ دل میں فروزاں کرکے
سر جھکاؤں تو مجھے ذات کا عرفاں ہو جائے
ہم انہی کے تذکرے شام و سحر کرتے رہے
اور اپنے آپ کو یوں معتبر کرتے رہے
ہم تھے کتنے بے خبر، خود کو سنبھالا ہی نہیں
آنے والے دور سے وہ باخبر کرتے رہے
میری بخشش کا وسیلہ ہے محبت انؐ کی
میں نے اس رنگ سے ایمان میں پائی خوشبو
وہ رخ انور تجلی کا عجب ہے آئینہ
حسن فطرت دیکھتا ہے جس میں اپنا ہی جمال

چونکہ محبت کرنے والے کا دل، محبوب کے تصور سے لبریز ہوتا ہے۔ اس لئے محبوب کی ایک ایک ادا، اس کی زندگی کی متاع عزیز بنی رہتی ہے۔ اور شاعری انہی اداؤں کی دلکشی کا ایک لطیف بیان ہے۔ اس بیان محبت کے ساتھ ساتھ بین السطور میں کچھ آرزوئیں بھی ہوتی ہیں جن کا مقصود، التفات ناز کا حصول، بارگاہ ناز میں باریابی کا شرف اور نگاہ ناز کی طلب ہوا کرتی ہے کہ دل مصدر عقیدت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شہر آرزو بھی ہے۔

سجاد مرزا کی زیر نظر نعتوں میں، احترام کے سانچے میں ڈھلی ہوئی محبت کے ساتھ، آرزوؤں کے کچھ چراغ بھی لو دے رہے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا، شکستہ دلوں کی طمانیت کا سبب تھی اور ہے۔ انہیں علم ہے کہ ذات رسالت ماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چاہنے والوں کے لئے رحیم و رؤف ہے۔ اور رحمت الٰہی، اسی تعلق سے وابستہ ہے اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی رحمت ہی سے تمناؤں کی کلیاں، پھول بن سکتی ہیں، چند شعر دیکھیے۔

میں نخل بے ثمر ہوں، منتظر عہد بہاراں کا
مری بھی روح کا اجڑا ہوا آنگن گلابی ہو
درود پاک کے نغمات ہوں لب پر، مدینے میں
اسی کیف و سرور سرمدی میں باریابی ہو
ہے میری تمنا کہ سر عرصہ محشر
میں اوڑھ کے نکلوں یونہی مدحت کا دوشالا
پھر اجالا ہو آقا ترے نام سے
آج دنیا میں ہے کس قدر تیرگی
دعائیں مانگتا ہوں اپنے خالی ہاتھ پھیلا کر
مرا کاسہ بھریں گے رحمتہ للعالمینؐ اک دن
مدینے کی طرف آنکھیں لگی ہیں اس تمنا میں
مشام جاں کو مہکانے مدینے کی ہوا آئے

رات دن شکر کے سجدے میں ادا کرتا رہوں
شہر سرکارؐ میں جانے کا جو ساماں ہو جائے
جس زمیں پر انؐ کے قدموں کے نشان ہیں آج بھی
اس زمیں پر سجدہ ہائے شوق میں کرتا رہوں
مجھے بھی کاش آ جائے سلیقہ مدح حضرتؐ کا
کروں اظہار میں بھی اپنی بے پایاں محبت کا
مرا مدفن اگر سجاد مرزا ہو مدینے میں
تو کھل جائے گا در میری لحد میں باغ جنت کا
دولت دید نبیؐ کشکول چشم تر میں ڈال
اے خدا، نور محمدؐ سے مری دنیا اجال

یہ امر وجہ مسرت ہے کہ سجاد مرزا نعت گوئی کے ان کیف آفرین لمحوں میں اپنے اس دیس کو نہیں بھولے جسے اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حوالے سے مانگا گیا تھا جس کے حصول کے لئے جان، مال اور اولاد تک کی قربانیاں دی گئی تھیں اور ہزاروں عصمتیں دیکر جس ایک عصمت کی بنیاد رکھی گئی تھی، جب کہ ماضی میں اللہ اور اس کے نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دوری کا نتیجہ تھا کہ مٹی نظریے سے عزیز تر ہو گئی اور وطن کی سالمیت، دولخت ہو کر رہ گئی اور آج نظریہ پاکستان سے ہٹ جانے اور مقصود حقیقی سے کٹ جانے ہی کا نتیجہ ہے کہ رہا سہا دیس بھی شعلوں کی زد میں ہے عصمتیں، آوارہ قہقہوں کے نرغے میں نوحہ کناں ہیں اور وہ لہو، پانی سے بھی ارزاں ہے جس کے تقدس پر کعبے کی عظمت کو بھی، اس زبان پاک نے قربان کر دیا تھا جو کھلتی ہی صداقتوں کے لئے تھی۔ سجاد مرزا کے چند نعتیہ اشعار دیکھیے کہ وہ کیسے ذات کے ساتھ کائنات کو لے کر چلتے ہیں۔

اس طور وطن پر ہو تری چشم عنایت
آنکھیں نہ کبھی اشک بہائیں، مرے مولا
نسبت سرکارؐ کا سجاد ہے سارا کرم
میرے پاکستان کے دیوار و در روشن ہوئے

میرے وطن پہ چشم کرم ہو مرے حضورؐ
پھیلے ہوئے ہیں دیکھیے ہر بے نوا کے ہاتھ
اس طرف بھی اک نظر، شاہ کون و مکاںؐ
تیری امت پہ آئی ہے مشکل گھڑی
نظام مصطفیٰ پر گر عمل سجاد ہو جائے
یقیں ہے جنت الفردوس بن جائے زمیں اک دن

پروفیسر رشید احمد صدیقی مرحوم، شاعر مشرق کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک مقام پر لکھتے ہیں۔

"اس صدی میں آج تک ہم جن آزمائشوں سے گزرے ہیں اور شاید گزرتے رہیں۔ ان سے عہدہ برا ہونے کے لئے اقبال کے کلام سے جو تقویت اور تسکین ملتی رہتی ہے۔ وہ اس صدی کے کسی اور شاعر اور اس کی شاعری سے نہیں ملتی۔ یہ کیوں اور کیونکر؟ اس کا نہایت مختصر لیکن کعبہ آثار اور عرفات اساس جواب، عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے جس سے ہماری روح روشن اور حوصلے زیادہ رہے ہیں۔ خواہ ہم کہیں اور کسی حال میں ہوں۔ اقبال نے ہمارے لئے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظیم، جلیل اور رحمت عالم ہونے کی "بازیافت" کی ہے جو شاعر، اس کی شاعری اور ہمارے شعائر کو ہمیشہ انفرادی و اجتماعی اور سماجی امتیازات سے، برگزیدہ، بلند اور مفتخر رکھے گی، ایسی بروقت "بازیافت" ہماری تاریخ میں مجھے تو اب تک نظر نہیں آئی"۔

دور حاضر کے نعت گو شعراء کے ہاں اس نوع کے اشعار، دراصل اقبال کی اس "بازیافت" ہی کی "صدائے بازگشت" ہیں ---- اور یہ آواز ہر زماں اور ہر مکاں گونجتی ہی رہے گی کہ اسی ذکر کو خدائے بلند و برتر نے رفعت عطا کر رکھی ہے۔

پروفیسر محمد اقبال جاوید

11274

حمد باری تعالیٰ

کر دور سبھی اس کی بلائیں مرے مولا
اس دیس پہ آفات نہ آئیں مرے مولا

اس طور وطن پر ہو تری چشم عنایت
آنکھیں نہ کبھی اشک بہائیں مرے مولا

مہکائے سدا فصل گل و لالہ چمن کو
اس میں کبھی آئیں نہ خزائیں مرے مولا

طوفان بلاخیز میں ہے کشتی امید
صورت کوئی ساحل کی دکھائیں مرے مولا

امید کرم تیرے سوا کس سے میں رکھوں
بخشے گا مری کون خطائیں مرے مولا

آئے جو زباں پر ترے محبوبؐ کی مدحت
برسیں تری رحمت کی گھٹائیں مرے مولا

سجاد کو ہے ناز ترے لطف و کرم پر
مقبول ہوں سب میری دعائیں مرے مولا

-----○-----

* * *

ہم ترے بندے ہیں ہم پر رحم فرما اے خدا!
ہم خطاکاروں کو سیدھی راہ دکھلا اے خدا!

رات دن تیری عبادت ہی کریں رب علا
کون ہے تیرے سوا مولا ہمارا اے خدا؟

تیرے در کو چھوڑ کر جائیں تو جائیں ہم کہاں
جز ترے کوئی نہیں جب اپنا داتا اے خدا!

ہو تری رحمت کا ہم پر سائباں رب کریم
زندگانی ہو ہماری راحت افزا اے خدا!

غیر کی جانب توجہ ہم کریں تو کیوں کریں
روبرو ہے جب ترا وجہ دلارا اے خدا!

تجھ سے امید کرم ہے توہی کاف و شاف ہے
توہی میرے درد دل کا ہے مداوا اے خدا!

اس لئے سجاد مرزا ہے سکوں کی چھاؤں میں
تو ہے مامن؛ تو ہے ماویٰ؛ تو ہے ملجا اے خدا!

-----○-----

○

مجھ پر ہے تیرا لطف اور احسان یا کریم!
مسرور ہیں کرم سے دل و جان یا کریم!

بکھرے ہوئے جو دیکھا ہے اصنام دہر کو
پختہ ہوا ہے اور بھی ایمان یا کریم!

دل میں سما گئی ہے شہادت کی آرزو
تجھ پر کروں میں جان بھی قربان یا کریم!

تیرے خیال سے ہو مزین مری حیات
تیرا ہی ذکر ہو مری پہچان یا کریم!

توحید کے شعور سے اس کو نواز دے
بھٹکا ہوا ہے آج کا انسان یا کریم!

سرمایہ حیات ہو قرآں کا لفظ لفظ
اور حرز جاں رہے ترا فرمان یا کریم!

سجاد ہے رہین ستم ہائے روزگار
اس کی ہوں مشکلیں سبھی آسان یا کریم!

-----○-----

○

ترے جلوے نگاہوں میں سمائے ہیں مرے مولا!
تری وحدت کے نغمے دل نے گائے ہیں مرے مولا!

جو ساتوں آسماں تو نے کئے تخلیق قدرت سے
وہ ماہ و خور سے تو نے ہی سجائے ہیں مرے مولا!

تری تسبیح یا تہلیل میں مصروف ہیں سارے
پرندے باغ دنیا میں جو آئے ہیں مرے مولا!

تو معبود خلائق ہے، تو مسجود ملائک ہے
ترے در پر سبھی نے سر جھکائے ہیں مرے مولا!

جنھیں بخشی ہے تو نے نطق و گویائی خداوندا!
تری حمد و ثنا میں گنگنائے ہیں مرے مولا!

ترے ابر کرم نے اس زمیں کے ذرے ذرے کو
کرشمے تیری قدرت کے دکھائے ہیں مرے مولا!

کرم سجاد مرزا پر، سدا اس نے ترے آگے
رضا و عجز سے سجدے لٹائے ہیں مرے مولا!

-----○-----

○

فکر نمود ہے نہ الم انتشار کا
مجھ پر بڑا کرم ہے مرے کردگار کا

مالک تو دوجہان کا ہے رب ذوالجلال
چرچا چہار سو ہے ترے اختیار کا

دونوں جہاں میں تو ہی مرا کارساز ہے
تو آسرا ہے عاجز و امیدوار کا

تیرے کرم سے بگڑے بنے میرے سارے کام
تجھ سے بھرم رہا ہے یہ منت گزار کا

یارب! مجھے سکون کی دولت نصیب ہو
عالم بدل دے میرے دل بے قرار کا

مہکے مرے چمن میں بھی کوئی خوشی کا پھول
جھونکا ادھر بھی آئے نسیم بہار کا

سجاد راہ عشق و طلب میں مثال طور
جویا ہوں میں بھی جلوہ پروردگار کا

-----○-----

○

اجالے بانٹنے والے
مرے دل کو اجالا دے

مٹے ظلمت زمانے سے
نرالا وہ سویرا دے

برستی دھوپ میں مجھ کو
کوئی سایہ گھنیرا دے

مری پہچان ہو جس سے
تشخص مجھ کو ایسا دے

طلب تیری کرے یہ دل
زرِ دنیا کو ٹھکرا دے

ہر اک شے پر ہے تو قادر
مرے حرفوں کو چمکا دے

حقیقت جان لوں جس سے
وہ عرفاں مجلّا دے

-----○-----

○

مرے جھلستے ہوئے چمن پر اتار کوئی بہار منظر
ہر ایک شاخ شجر ہے سوکھی ہر ایک جانب نکھار منظر

یہ میرے اشکوں کی جھلملاہٹ، یہ میرے ہونٹوں کی کپکپاہٹ
یہ میری آنکھوں کی جگمگاہٹ، ہیں جن میں تیرے ہزار منظر

میں تیری عظمت کے گیت گاؤں، تری ثنا میں زبان کھولوں
میں ہار لفظوں کے جب پرو لوں تو پھر کروں گا شمار منظر

ترے تلطف، ترے کرم سے ملا ہے جینے کا اذن مجھ کو
خدایا! تیری جو حمد لکھوں تو ہوں ہزاروں نثار منظر

بھٹکنے والوں کو دے سہارا' بہکنے والوں کو دے سنبھالا
بدل دے ان کو تو روشنی میں نظر جو آئیں غبار منظر

جہاں کے ظلمت کدے میں سوچوں کو زنگ لگنے لگا ہے مولا!
ہمیں ہو تسکین جاں میسر' بنا دلوں کے قرار منظر

مرے بدن کے شجر کی شاخوں پہ پھول آئیں' ثمر بھی آئیں
کبھی تو سجاد کو خوشی دے" کوئی تو ایسا اتار منظر

* * *

○

ذکر رب غفور کرتے ہیں
فکر و غم دل سے دور کرتے ہیں

تیری حمد و ثنا مرے مولا
جن و انس و طیور کرتے ہیں

تیرے عفو و کرم کے ہیں طالب
گرچہ جرم و قصور کرتے ہیں

تیرے فرماں کی پیروی میں ہم
مدحت آں حضورؐ کرتے ہیں

تیرے لطف و کرم، توجہ سے
سعی شرح صدور کرتے ہیں

تیری رحمت کے آسرے پر ہم
غم کے دریا عبور کرتے ہیں

ہم کو کیا کیا شرف ملے سجاد
شکر رب شکور کرتے ہیں

* * *

○

جس روز سے نکلا ہوں میں اسرار کے پیچھے
انوار نظر آئے ہیں انوار کے پیچھے

ہر چہرہ تری جلوہ نمائی کا ہے پرتو
ہے بھیڑ بہت آئینہ بردار کے پیچھے

ناچیز ہوں میں، مجھ کو ہر اک دکھ سے بچا لے
راحت کی طلب ہے مجھے آزار کے پیچھے

ہر شے سے ہویدا تری عظمت ہے خدایا
اک موجہ آثار ہے افکار کے پیچھے

دامن میں مرے ڈال دے اب خیر کی دولت
بھاگوں نہ کبھی دہر کے اشرار کے پیچھے

تنہائی کا عرفان عطا کر مرے مولا!
ہے کرب عجب رونق بازار کے پیچھے

لیتے ہیں ترا نام تو ٹلتی ہیں بلائیں
سجاد ہے کیوں جبر کی دیوار کے پیچھے؟

* * *

○

خرد کے عشق میں ڈھلنے کا گر امکان ہو جائے
خدا کی ذات اقدس کا ہمیں عرفان ہو جائے

ترے پیغام کی تبلیغ کرنے گھر سے جو نکلے
وہی دونوں جہاں کا لاجرم سلطان ہو جائے

کبھی تو دیکھ لیں ہم بھی ترے محبوبؐ کی گلیاں
ہمارے بھی سفر کا کوئی تو سامان ہو جائے

خداوندا! کسی صورت چھٹیں ادبار کے بادل
ہر اک مشکل ہماری راہ کی آسان ہو جائے

زمین و آسماں کو رونقوں سے بھر دیا تو نے
مرے اجڑے چمن پر بھی ترا احسان ہو جائے

سنور جائے ہماری زندگی کا ایک اک لمحہ
ہمیں اپنے پرائے کی اگر پہچان ہو جائے

خدا کی بارگاہ قدس میں آئے جسے جھکنا
وہی سجاد مرزاؔ، آدمیؔ، انسان ہو جائے

* * *

دوہے

جس داتا کا نام پکاروں، اس کے سو سو نام
اس کی کرپا سے روشن ہیں میرے صبح و شام

ہر ہردے میں لو دیتا ہے اس کا حسن چراغ
چاروں اور اسی کے جلوے، مہکے اس کے باغ

اس کی حمد بیان کروں کیا، وہ قادر قدوس
راتوں کو جو دان کرے ہے تاروں کے فانوس

اس کے بھیدوں کا رکھتا ہے کون یہاں ادراک
عقل اتھاہ نہ پائے اس کی، لاکھ بنے چالاک

اس کی باتیں کرتے رہنا میرا دین ایمان!
اس کے ہیں محتاج ملائک، کیا جن، کیا انسان

اس کی نظروں میں اک جیسے حیوان و انسان
سب کا پالنہارا ہے وہ سب کا رب رحمان

خلقت پر ہیں مرزا اس کے لاکھوں احسانات
پوری کرتا ہے بن مانگے وہ میری حاجات!

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپؐ آئے تو جہاں کے بحر و بر روشن ہوئے
ظلمتوں میں جو گھرے تھے وہ نگر روشن ہوئے

آپؐ کے الطاف سے سینے منور ہو گئے
آپؐ کے نزدیک جو آئے بشر روشن ہوئے

کفر کے ایوان میں توحید کی گونجی صدا
وہ جو اپنی ذات سے تھے بے خبر روشن ہوئے

یہ بھی ہے اک معجزہ جو آپؐ پر نازل ہوا
اس کلام حق کے سب زیر و زبر روشن ہوئے

ہجرت شاہؐ عرب کا یہ بھی دیکھا ہے کمال
لوگ تھے جتنے بھی انؐ کے ہم سفر روشن ہوئے

جو چلے سوئے مدینہ، ان کی قسمت دیکھنا
راہ گیر و رہ نورد و راہ بر روشن ہوئے

نسبت سرکارؐ کا سجاد ہے سارا کرم
میرے پاکستان کے دیوار و در روشن ہوئے

○

جمال گنبد خضریٰ مری آنکھوں میں رہتا ہے
مدینے کا ہر اک جلوہ مری آنکھوں میں رہتا ہے

ارادہ جب کروں شہر نبیؐ کی سمت جانے کا
تو جنت کا حسیں نقشہ مری آنکھوں میں رہتا ہے

نماز عشق احمدؐ میں جسے قبلہ سمجھتا ہوں
وہی قبلہ ہر اک لمحہ مری آنکھوں میں رہتا ہے

کھجوروں کی حسیں دھرتی، تصور میں ہے یوں رہتی
کہ اس کا ایک اک گوشہ مری آنکھوں میں رہتا ہے

وہ جس کے فیض سے مہر و مہ و انجم چمکتے ہیں
ہمیشہ وہ حسیں چہرہ مری آنکھوں میں رہتا ہے

درودوں کے حسیں نغمے مرے ہونٹوں پہ رہتے ہیں
جمال سیدؒ والا مری آنکھوں میں رہتا ہے

میں انؒ کے سامنے سجاد بیٹھا ہوں تصور میں
عجب اک نور کا ہالہ مری آنکھوں میں رہتا ہے

○

* * *

مصباح عرش و جلوۂ افلاک کی طرح
اترا وہ چاند ذہن میں ادراک کی طرح

رحمت ماب، پیکر مہر و کرم نواز
دیکھا نہ کوئی سیدؐ لولاک کی طرح

بیگانہ شعور و خرد تھے تمام لوگ
ڈالی مرے حضورؐ نے ادراک کی طرح

نعت نبیؐ سے قلب ہوا کیمیا صفت
ورنہ یہ جسم خاک میں تھا خاک کی طرح

ہر اک مرض کے واسطے ہے یہ شفائے ناب
طیبہ کی خاک پاک ہے تریاک کی طرح

نگہ جہاں فروز سے مجھ کو اجالیے
میں ہوں حضورؐ! دہر میں خاشاک کی طرح

سجاد اس سفر نے چھپائے تمام عیب
خاک رہ حجاز ہے پوشاک کی طرح

○

○

آئی نوید شہر نبیؐ جب صبا کے ہاتھ
مانگی نہ پھر دعا کوئی میں نے اٹھا کے ہاتھ

جود و سخا میں ان کا مماثل نہیں کوئی
حق سے ملے ہیں آپؐ کو لطف و عطا کے ہاتھ

جب **آیہ رمیت** سنی، دل نے یہ کہا
میرے نبیؐ کے ہاتھ ہیں گویا خدا کے ہاتھ

میں آب دار رحمت مہر رسولؐ ہوں
"دیکھے تو مجھ کو نار جہنم لگا کے ہاتھ"

میرے وطن پہ چشم کرم ہو مرے حضورؐ
پھیلے ہوئے ہیں دیکھیے ہر بے نوا کے ہاتھ

جس کے لبوں پہ زمزمہ صل علیٰ کا ہے
اس کی جزا ہے شافع روز جزا کے ہاتھ

وابستگان نعت کو سجاد فکر کیا
ان تک پہنچ نہ پائیں گے حزن و بلا کے ہاتھ

* * *

○

الٰہی! اس در اقدس پہ اذن باریابی ہو
اس اذن باریابی سے مری قسمت مثالی ہو

لئے تحفے درودوں کے پہنچ جاؤں وہاں مولا
جہاں حلقہ فرشتوں کا بہ شکل انجذابی ہو

کبھی تو جاگتی آنکھوں سے انؐ کی دیکھ لوں صورت
دل حسرت زدہ سے دور حزن اضطرابی ہو

تصور میں پہنچ جاؤں دیار نور و نکہت میں
طبیعت کار دنیا سے جو میری اجتنابی ہو

درود پاک کے نغمات ہوں لب پر، مدینے میں
اسی کیف و سرور سرمدی میں باریابی ہو

میں نخل بے ثمر ہوں منتظر عہد بہاراں کا
مری بھی روح کا اجڑا ہوا آنگن گلابی ہو

مدینے کے درودیوار ان آنکھوں سے میں چوموں
مرے مولا! کرم سجادؔ مرزا پر شتابی ہو

◆

○

دل میں بستا ہے مرے پاک مدینہ دیکھو
نور سے بھر گیا، تاریک تھا سینہ دیکھو

میں کہ امواج بلا خیز سے ڈرتا ہی نہیں
انؐ کی رحمت سے رواں ہے یہ سفینہ دیکھو

مہکی مہکی سی ہیں ساری فضائیں اس سے
مشک سے بڑھ کے ہے خوشبوئے پسینہ دیکھو

ہاتھ پھیلائے چلے آتے ہیں سوئے بطحا
پالیا سب نے وہاں کیسا خزینہ دیکھو

ہر طرف صل علیٰ، صل علیٰ کے نغمے
کیا درودوں سے بھرا ہے یہ مہینہ دیکھو

اسوۂ شاہؐ دو عالم ہے مرے پیش نظر
دل میں رکھا نہ کبھی بغض، نہ کینہ دیکھو

تم کو سجاد مدینے کی طرف جانا ہے
تم نے سیکھا نہ کوئی حسن قرینہ دیکھو

○

○

رنگ، خوشبو، روشنی عکس جمال مصطفیٰؐ
دونوں عالم میں نہیں کوئی مثال مصطفیٰؐ

لفظ جب ہیں عجز کے اظہار سے افگندہ سر
کس طرح مجھ سے بیاں ہو پھر کمال مصطفیٰؐ

دیکھیے صدیقؓ و فاروقؓ و علیؓ عثمانؓ کو
باغ دیں میں طوبیٰ سے بالا، نہال مصطفیٰؐ

روشنی لیتے ہیں جن سے بدر و انجم مستعار
یاد مجھ کو آ رہے ہیں خدوخال مصطفیٰؐ

گونجتی ہے آج بھی اللہ اکبر کی صدا
کعبہ دل میں، عبید حق بلالؓ مصطفیٰؐ

ذات پاک سیدؑ والا ہے ملجائے امم
نوح کی کشتی ہے بہر خلق، آل مصطفیٰؐ

منہمک سجاد مرزا۔ کار دنیا میں رہا
پھر بھی اس کے دل میں، تاباں تھا خیال مصطفیٰؐ

* * *

○

بڑا ہی لطف و کرم ہوا ہے ہم عاصیوں پر مدام انؐ کا
ازل سے جاری ہے انؐ کا سکہ، ازل سے جاری نظام انؐ کا

وہ ہادی کل، وہ حسن کامل، بہت ہے ارفع مقام انؐ کا
دلوں پہ نقش حسیں کی صورت رہے ابد تک کلام انؐ کا

یہی ہے سنت خدائے واحد کی، ہم کو بھی حکم یہ ملا ہے
بصد عقیدت درود پڑھنا، سنو کہیں سے جو نام انؐ کا

ہزار لوگوں نے دی اذیت، نہ آئی لب پر کبھی شکایت
وہ دشمنوں کے لئے تھے رحمت، دعائیں دینا تھا کام انؐ کا

انہی کو محبوب خلق کہیے، انہی کو محبوب ذات کہیے
ہے وجہ تاب سنائے انجم، جہاں میں حسن تمام انؐ کا

انہی کے جود و کرم کی بارش، برس رہی ہے ہر ایک جانب
کوئی بھی رت ہو، گلوں میں، غنچوں میں نقش، نقش دوام انؐ کا

کسی بشر کے، کسی نبی کے نصیب میں یہ سفر کہاں ہے؟
ہے سدرۃ المنتہا سے آگے بفضل مولا خرام انؐ کا

انہی کے نقش قدم پہ چلنا، انہی کا رستہ، ہمارا رستہ
قرار دیدہ و جان و دل ہے، ہمیں ہے پیارا پیام انؐ کا

وہ زندگی کو اجالتے تھے، وہ جام وحدت اچھالتے تھے
شہوں سے بڑھ کر ہر ایک سجاد ہم نے دیکھا غلام انؐ کا

* * *

○

جی چاہتا ہے لے کے چلوں نعت کی مالا
مضمون کوئی مجھ کو ملے ارفع و اعلیٰ

تھا کون زمانے میں ہمیں پوچھنے والا؟
ہر بے کس و لاچار کو حضرتؐ نے سنبھالا

ثانی ہو کوئی آپؐ کا، ممکن ہی نہیں ہے
اے ختم رسلؐ، ہادی کل، سیدؐ والا

دیتا ہے ہر اک ذرۂ کونین گواہی
آنے سے ہوا آپؐ کے، ہر سمت اجالا

قرآن کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوا ہے
ہر لفظ ہے توصیف پیمبرؐ کا مقالا

دنیا میں کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں ہے
اے شاہؐ رسل، آپؐ سا محبوب نرالا

حوران جناں دیکھ کے کہنے لگیں، انؐ کو
اللہ نے انوار کے سانچے میں ہے ڈھالا

وہ نام ہے تسکین دل زار کا باعث
وہ نام ہے ظلمت گہہ ہستی میں اجالا

ہیں اہل زمیں اب بھی اسی سوچ میں گم صم
کس رنگ میں، کس ڈھنگ میں تھا عالم بالا

ہے میری تمنا کہ سر عرصہ محشر
میں اوڑھ کے نکلوں یونہی مدحت کا دوشالہ

اے رحمت کونین! بصد لطف و عنایت
محشر میں ملے مجھ کو بھی کوثر کا پیالا

آیا جو قریب آپؐ کے سینے سے لگا ہے
تفریق نہیں کوئی وہ گورا ہے یا کالا

جو شعر بھی لکھا گیا توصیف نبیؐ میں
وہ شعر بنا میرا زمانے میں حوالہ

صد شکر ترا اے مری تقدیر کے مالک!
حسانؓ کے جو نقش قدم پر مجھے ڈالا

اب اذن حضوریؐ ملے سجاد کو آقا!
اس پر بھی ہو اک چشم کرم حضرتؐ والا

* * *

○

جسے بھی دیکھوں تری گلی میں، مسرتوں کا امیں دیکھوں
در عطا پر میں سر جھکائے ہزاروں عاجز متین دیکھوں

نظر میں حسن کرم سمائے، خدا مجھے وہ گھڑی دکھائے
فلک کی رفعت جسے نہ پائے، کبھی وہ پیاری زمین دیکھوں

تری تجلی فلک پہ گھومے، ترا کرم بے کسوں پہ جھومے
جو تیرے نقش قدم کو چومے، اسی کی روشن جبین دیکھوں

میں فکر کو جب گداز پاؤں، ترے مدارج کے راز پاؤں
تجھی کو جلوہ طراز پاؤں، تجھی کو مسند نشین دیکھوں

بلائیں سجاد اپنے در پر اگر مجھے سرورؐ دوعالم
بساؤں دل میں دیار طیبہ، نہ روم دیکھوں نہ چین دیکھوں

○

○

آپؐ کے آنے سے پہلے آپؐ کی باتیں ہوئیں
دہر کے ظلمت کدے میں چاندنی راتیں ہوئی

آپؐ کے تشریف لانے کی خوشی میں سیدیؑ
آپؐ کے دادا کے ہاتھوں کیسی خیراتیں ہوئیں

جس گھڑی رکھا زمیں پر پاؤں شہر علم نے
عقل و دانش کی زمیں پر خوب برساتیں ہوئیں

لیلتہ المعراج میں' ہاں طالب و مطلوب میں
کون جانے کیسی کیسی راز کی باتیں ہوئیں

رحمت للعالمیں کا خلق اور لطف و کرم
اپنی قسمت میں خوشا رحمت کی سوغاتیں ہوئیں

جن زبانوں پر درود پاک رہتا ہے مدام
ان زبانوں کے اشارے سے کراماتیں ہوئیں

خواب میں سجاد مرزا ہو جو دیدار نبیؐ!
کہہ سکیں گے ہم بھی انؐ سے ہاں ملاقاتیں ہوئیں

* * *

◆

اشکوں سے وضو کرکے جو حرف لکھا جائے
اس حرف کو مدحت کا عنوان دیا جائے

الفاظ کے سانچے میں ڈھلتا جو نہیں چہرہ
اس چہرۂ انور سے کیوں دور رہا جائے

ادبار کے بادل ہیں چھائے ہوئے گلشن پر
طیبہ سے ہوا آئے، ہر غم کو بھلا جائے

اک عمر سے سرگرداں ہے آپؐ کا دیوانہ
ہو چشمِ عنایت تو منزل کو یہ پا جائے

دل کتنا پریشاں ہے مہجوری طیبہ میں
کہہ دیں تو مدینے کی جنت میں یہ آجائے

دروازے پہ آنکھیں ہیں اور کان ہیں آہٹ پر
آجائے کوئی انؐ کا پیغام سنا جائے

اس آس میں لکھتا ہوں سجاد میں یہ نعتیں
محشر میں مجھے انؐ کا مداح کہا جائے

○

کتنے خوش بخت ہیں، شاہی کا مزا لیتے ہیں
انؐ کے نعلین کو جو تاج بنا لیتے ہیں

وہ جو مہجوری طیبہ میں سکوں یاب ہوئے
گلشن زیست میں خوشبوئیں بسا لیتے ہیں

انؐ کے اخلاق و مروت کے قرینے دیکھو
مجھ سے بے مایہ کو سینے سے لگا لیتے ہیں

جو ہمیں سیدؐ عالم کی سنائیں نعتیں
ہم فقیروں سے شب و روز دعا لیتے ہیں

جن کے ہونٹوں پہ مہکتے ہیں درودوں کے گلاب
ان کو وہ روضہِ اقدس پہ بلا لیتے ہیں

ہم نے دیکھا نہ سخاوت میں کوئی انؐ کا مثیل
مانگنے والے طلب سے بھی سوا لیتے ہیں

چھوڑ کر مشرق و مغرب میں بھٹکنا سجاد
اپنا مسکن ہی مدینے کو بنا لیتے ہیں

* * *

○

اپنی اپنی چاہتوں کے لے کے نذرانے چلے
جانب شہر نبیؐ دیکھو وہ دیوانے چلے

رہ نورد شوق، ہونٹوں پر سجا کر التجا
اپنے ہاتھوں کو در حضرتؐ پہ پھیلانے چلے

کارواں در کارواں عشاق نکلے دیکھیے
درد دل کی اپنے آقاؐ سے دوا پانے چلے

جب کبھی شمع ہدایت نے طلب فرما لیا
حکم کی تعمیل میں بے عذر پروانے چلے

اک شریعت، ایک قرآں، ایک پیغام رسولؐ
لوگ فرقہ بندیوں سے کیا ستم ڈھانے چلے

انؐ کی سیرت کے نقوش پاک مٹ سکتے نہیں
دشمن دیں، کوہساروں سے ہیں ٹکرانے چلے

ہم کو سیدھی راہ دکھلائی رسولؐ اللہ نے
کس لئے سجادؔ ہم کو لوگ بھٹکانے چلے؟

* * *

○

ہم نے جو حرف لکھے ثنا میں تری
مثل خورشید چمکے سبھی کے سبھی

آج بھٹکا ہوا ہے ہر اک آدمی
سب کو درکار ہے پھر تری رہبری

پھر اجالا ہو آقا! ترے نام سے
آج دنیا میں ہے کس قدر تیرگی

کوئی رت ہو ترے نام کے ورد سے
نخل دل پر رہے عمر بھر تازگی

اس طرف اک نظر، شاہؐ کون و مکاں
تیری امت پہ آئی ہے مشکل گھڑی

ہم فقیروں کو کوئی نہیں پوچھتا
ہم فقیروں پہ چشم کرم یا نبیؐ

حاضری کا ملے اذن سجاد کو
اس کو حاصل ہو دونوں جہاں کی خوشی

-----○-----

○

عظمت اسلام کے اس دور کی باتیں کریں
پھر مدینہ، قاہرہ، لاہور کی باتیں کریں

ہم خطاکاروں پہ جن کا ہے بہت لطف و کرم
وہ مربی چھوڑ کر کیوں اور کی باتیں کریں

انؐ کی رحمت پر ہمیشہ ہی رہی اپنی نظر
کس لئے اس عہد کے ہم جور کی باتیں کریں

حرز جاں اپنی بنا لیں سنت خیر الوریٰ
اس سراپا خلق کے ہر طور کی باتیں کریں

امن عالم کے لئے اس کو وظیفہ جان لیں
انؑ کے انوار و کرم کے دور کی باتیں کریں

کر لیا تسلیم انؑ کو مامن و ماویٰ تو پھر
غیر ممکن ہے کہ اب ہم اور کی باتیں کریں

انؑ کے قدموں کے نشاں ہیں آج بھی روشن چراغ
آؤ پھر سجاد غار ثور کی باتیں کریں

○

○

یہ کائنات تھی بڑی ویران بن ترے
اٹھا ہوا تھا درد کا طوفان بن ترے

چھائی ہوئی ہیں آج تشکک کی آندھیاں
خطرے میں پڑ گیا مرا ایمان بن ترے

بھاتی نہیں ہیں مجھ کو زمانے کی رونقیں
اس دور کا ہے غم زدہ انسان بن ترے

راہ حیات میں ملے کانٹے بھی، پھول بھی
لیکن سجا نہ روح کا گل دان بن ترے

چٹکی ہے چار سو ترے جلووں کی چاندنی
ورنہ جہان تھا بڑا سنسان بن ترے

میں شوق انتظار میں دامن کشا رہا
دنیا میں کب سکوں کا ہے سامان بن ترے

بحر غم حیات میں ڈوبے ہوؤں کو دیکھ
ہر آدمی ہے کس لیئے حیران بن ترے؟

-----○-----

○

ہاتف نے دی صدا مجھے، نعت و ثنا لکھوں
میں پوچھتا ہی رہ گیا، کیسے بتا لکھوں؟

ہے خالق جہاں سے تعارف کی وہ دلیل
ہے رمز کائنات سے وہ آشنا لکھوں

لکھنے کے یوں تو اور بھی اسلوب ہیں بہت
لکھوں اسے خدا ہی کا میں مدعا لکھوں

محبوبِ کائنات ہے، محبوبِ ذات حق
ہر دل فگار کا اسے میں آسرا لکھوں

مدت کے بعد آج کھلیں ذہن کی گرہیں
مدحت میں اس کی شعر کوئی بولتا لکھوں

نعت رسولؐ پاک کا دل پر ہوا ورود
کیسا ہوا ہے لطف خدائے علا لکھوں

موسم کہاں ہیں ایک سے، پر اس کے شہر میں
موسم ہے ایک دل نشیں ٹھہرا ہوا لکھوں

آنکھوں میں کیوں لگاتے ہیں سرمہ سمجھ کے لوگ؟
خاک دیار پاک میں کیا ہے شفا لکھوں

طیبہ کی سمت جاتے ہیں جس راستے سے لوگ
جنت میں جانے والا اسے راستا لکھوں

جس کی بشارتوں کا صحائف میں نور تھا
اس بے مثال کا بھلا کیا تذکرہ لکھوں

سجاد جب میں لکھوں کوئی حرف معتبر
لوح دل حزیں پہ حبیبؐ خدا لکھوں

* * *

○

جھکاؤں میں در اقدس پہ آکر یہ جبیں اک دن
بلاوا سرزمین پاک سے آئے کہیں اک دن

دعائیں مانگتا ہوں اپنے خالی ہاتھ پھیلا کر
مرا کاسہ بھریں گے رحمتہ للعالمیں اک دن

رہیں سرشار جو انؐ کی محبت میں ہر اک لمحہ
قدم چومے گی ان کے دیکھنا خلد بریں اک دن

وہ جن کے نامہ اعمال میں ہو خیر کی دولت
کریں گے فخر ان ہی پر کراما” کاتبیں اک دن

خدا کے آخری مرسلؐ پہ جو ایماں نہیں لائے
رہیں گے ہاتھ ملتے دیکھنا وہ نکتہ چیں اک دن

اسی امید پر شام و سحر مسرور ہوں میں بھی
بلائیں گے مجھے وہ اپنے در پر بالیقیں اک دن

نظام مصطفیؐ پر گر عمل سجاد ہو جائے
یقیں ہے جنت الفردوس بن جائے زمیں اک دن

○

○

میں نے شہر نبیؐ نہیں دیکھا
ذہن میں پھر بھی اس کا ہے نقشہ

نام آئے زباں پہ جب انؐ کا
اوڑھ لیتا ہوں مدحتوں کی ردا

میرے دل میں ہیں حسرتیں کیا کیا
میری جانب بھی اک نظر مولا

کوئی امید کی کرن آقا
ہر طرف ظلمتوں کا ہے ڈیرا

میری آنکھوں میں جگمگاتا ہے
سارے چہروں سے وہ حسیں چہرہ

انؐ کی بستی میں میں پہنچ جاؤں
جاگ اٹھے نصیب سویا ہوا

مزرعِ جاں ہے اس قدر ابتر
ابرِ رحمت کا ہو ادھر سایہ

ایک خوشبو فضا میں پھیل گئی
نعت کا شعر جب کبھی لکھا

ہے یہ امیدوار مدت سے
اپنے سجاد پر کرم فرما

○

○

خبر لائے اگر ازن حضوری کی مدینے سے
میں آنکھیں چوم لوں قاصد، لگاؤں تجھ کو سینے سے

سجا رکھا ہے میں نے ان کو اپنے خانہ دل میں
مجھے کنکر مدینے کے نظر آئے نگینے سے

انہی کی سیرت و کردار کا یہ بھی کرشمہ ہے
تعلق کچھ نہیں اپنا حسد سے اور کینے سے

جو چلنا ہے مدینے کی طرف تو سر کے بل چلیے
نہ رکھیں واسطہ کوئی سواری سے، سفینے سے

عجب اک تازگی میرے مشام جاں میں رقصاں ہے
مہک اٹھے گل و گلزار سب انؐ کے پسینے سے

اگر انؐ کی محبت جاگزیں دل میں نہیں ہمدم
اجل بہتر ہے پھر ایسے یہاں بے کار جینے سے!

ورود کیف و مستی ہے، عجب اک شادمانی ہے
شراب عشق محبوبؐ خدا، سجاد پینے سے

* * *

○

آپؐ کے لطف و کرم کا کس جگہ چرچا نہیں
آپؐ سے بڑھ کر جہاں میں کوئی بھی سچا نہیں

آپؐ کی ہستی کے سب اوراق ہیں روشن چراغ
اس کتاب حق نما پر ایک بھی دھبا نہیں

آپؐ اس معمورہ ہستی کی زینت ہیں حضورؐ
آپؐ سا افضل نبیؑ اللہ نے بھیجا نہیں

خود بندھے تھے جو ستون مسجد نبوی کے ساتھ
آپؐ نے ان سے تعلق پیار کا توڑا نہیں

آپؐ ہی انسان کامل، سرور کون و مکاں
آپؐ کے فرمان کا اک لفظ بھی جھوٹا نہیں

آپؐ کا فرماں بھلا کر، ہم ہوئے خوار و زبوں
اب سکون زندگانی دہر میں ملتا نہیں

آپؐ کے الطاف سے سجاد بھی ہے سر بلند
نعت گوئی کا ہنر ورنہ اسے آتا نہیں

* * *

◆

عجب اک شان محبوبی سے محبوبؐ خدا آئے
نہ ایسی شان سے دنیا میں پہلے انبیاؑ آئے

مدینے کی طرف آنکھیں لگی ہیں اس تمنا میں
مشام جاں کو مہکانے مدینے کی ہوا آئے

دیار پاک میں ہر گام پر کرتا چلوں سجدے
جبین شوق میں خاک مدینہ کی ضیا آئے

نظر آتی ہیں مجھ کو کھیتیاں سرسبز غیروں کی
مری بنجر زمینوں پر بھی رحمت کی گھٹا آئے

کبھی تو جگمگا اٹھے مرے الفاظ کا چہرہ
قلم کو نعت لکھنے کی کوئی ایسی ادا آئے

گھڑی بھر کے لئے بھی حبس کا عالم نہ میں دیکھوں
مجھے طیبہ کی جانب سے سدا ٹھنڈی ہوا آئے

اسے سرمے کی صورت اپنی آنکھوں میں سجا لوں گا
اگر سجاد مرزاؔ ہاتھ انؐ کی خاک پا آئے

○

○

نوک خامہ پہ جو آجائے، گل افشاں ہو جائے
یعنی ہر لفظ مرا نعت کا عنواں ہو جائے

رات دن شکر کے سجدے میں ادا کرتا رہوں
شہر سرکارؐ میں جانے کا جو ساماں ہو جائے

وہی امید شفاعت کا سبب ہو شاید
دل کا احوال جو نعتوں میں بیاں ہو جائے

سایہ گنبد خضریٰ میں رہوں میں سرسبز
مجھ خطا کار پہ بھی بارش احساں ہو جائے

ہو میسر تو عقیدت سے ملوں چہرے پر
خاک طیبہ سے مرا چہرہ بھی تاباں جو جائے

مشعل عشق نبیؐ دل میں فروزاں کرکے
سر جھکاؤں تو مجھے ذات کا عرفاں ہو جائے

اسم سرکارؐ جو ہونٹوں سے ادا ہو سجاد
میرے تاریک گھروندے میں چراغاں ہو جائے

○

◆

تڑپ تڑپ کر میں حاضری کی دعائیں دن رات مانگتا ہوں
بلائیں مجھ کو حضورؐ! درپر، میں سر بہ پا حرف التجا ہوں

ہے ایک سعی ثنا سرائی بصد خلوص و نیاز مندی
جو تیرا محمود ہے خدایا! میں اس کی مدحت میں لب کشا ہوں

مرے خیالوں میں بس رہے ہیں جمال شہر نبیؐ کے جلوے
میں سبز گنبد کے سبز سائے میں سانس لیتا ہوں، جی رہا ہوں

جو دنیا والے ہیں، مال دنیا انہیں مبارک، انہیں مبارک
میں خاک غار حرا کو دولت سے بڑھ کر اکسیر جانتا ہوں

انہی کی یادیں، انہی کی باتیں، انہی کے لطف و کرم کے چرچے
کئی دلوں میں بسی ہوئی ہیں، کئی زبانوں سے سن رہا ہوں

ملے غموں سے نجات آقا! مجھے ہو تسکین دل میسر
میں آپؐ کا امتی ہوں لیکن مصیبتوں میں گھرا ہوا ہوں

یقیں ہے شوق نیاز میرا، مجھے مدینہ دکھا ہی دے گا
مسافران حرم کے پاؤں کی خاک آنکھوں سے چومتا ہوں

○

ہم انہی کے تذکرے شام و سحر کرتے رہے
اور اپنے آپ کو یوں معتبر کرتے رہے

انؐ سے ملنے کے لئے اکثر دل و دیدہ و جاں
خواب کے عالم میں اک لمبا سفر کرتے رہے

منحصر جن و ملک یا ابن آدم پر نہیں
ذکر انؐ کا سب مکین بحر و بر کرتے رہے

آرزوئے دید شہر مصطفیٰؐ میں ہر گھڑی
دیدہ بے آب کو ہم تر بہ تر کرتے رہے

وہ تصور کا حسیں عالم، وہ منظر دل نشیں
گنبد خضریٰ کی جانب جب نظر کرتے رہے

ہم تھے کتنے بے خبر، خود کو سنبھالا ہی نہیں
آنے والے دور سے وہ باخبر کرتے رہے

یوں ہوئی سجاد مرزا، نعت کی صورت گری
داستان دل رقم، اہلِ ہنر کرتے رہے

○

○

مرے سینے کی دھرتی پر اجالے رقص کرتے ہیں
جمال نعت کے روشن حوالے رقص کرتے ہیں

پڑھوں میں سورۂ یٰسین تو محسوس ہوتا ہے
زمینوں، آسمانوں کے قبالے رقص کرتے ہیں

بدن کے ریشے ریشے میں اترتی تازگی دیکھوں
جب ابر رحمت مولا کے جھالے رقص کرتے ہیں

دیار سیدؐ لولاک کا جب تذکرہ آئے
تو بزم لفظ و معنی میں مقالے رقص کرتے ہیں

حضور جان رحمت حاضری ہو جن کی قسمت میں
وہ پروانے خوشی میں کچھ نرالے رقص کرتے ہیں

درود پاک پڑھنے کا عجب اعجاز دیکھا ہے
مرے گھر میں اجالے ہی اجالے رقص کرتے ہیں

ثنائے خواجہؒ بطحا کریں جو ان کی ہر جانب
خدا کے نور کے سجادؔ ہالے رقص کرتے ہیں

_____○_____

○

خواب گاہ مصطفیٰؐ کے سامنے بیٹھا رہوں
ہر گھڑی صلِ علیٰ، صلِ علیٰ پڑھتا رہوں

جس زمیں پر انؐ کے قدموں کے نشاں ہیں آج بھی
اس زمیں پر سجدہ ہائے شوق میں کرتا رہوں

جس فضا میں قدسیوں کے قافلوں کا ہے نزول
اس فضا میں نعتیہ اشعار میں لکھتا رہوں

جن گلی، کوچوں میں پھرتے تھے جناب مصطفیٰؐ
ان گلی کوچوں میں ساری زندگی پھرتا رہوں

ہوش میں آنے کی پھر صورت نہ کوئی بھی رہے
نشہ عشق رسولؐ پاک میں ڈوبا رہوں

اس در اقدس سے دوری کا نہ سوچوں عمر بھر
گنبد خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں سویا رہوں

غیر کی جانب مرا دست طلب ہو کیوں دراز
مانگنے والا ہمیشہ آپؐ کے در کا رہوں

ہو عطا مجھ کو بھی اذن باریابی ہو عطا
آپؐ کے ہوتے ہوئے کیسے شکستہ پا رہوں؟

سوئے طیبہ جا رہے ہیں سب مقدر کے دھنی
میں انہیں سجادؔ حسرت سے یونہی تکتا رہوں؟

* * *

○

نعت لکھی تو ہر اک لفظ سے آئی خوشبو
گویا پیغام کسی پھول کا لائی خوشبو

بام و در، کوچہ و بازار مہک اٹھے
جیسے جنت سے زمیں پر اتر آئی خوشبو

میری بخشش کا وسیلہ ہے محبت انؐ کی
میں نے اس رنگ سے ایمان میں پائی خوشبو

جسم اطہر کے پسینے کی ہوا خواہی میں
ساری دنیا میں ہواؤں نے اڑائی خوشبو

میں تصور میں چلا جاتا ہوں انؐ کی جانب
ایسا لگتا ہے کہ آنکھوں میں سمائی خوشبو

کون اس نکہت کونین کا منکر ہو گا
دشت امکاں میں مہکتی ہے حنائی خوشبو

محفل شعر معطر ہے سراسر سجاد
میں نے جو نعت کی صورت میں سنائی خوشبو

* * *

○

مجھے بھی کاش! آ جائے سلیقہ مدح حضرتؐ کا
کروں اظہار میں بھی اپنی بے پایاں محبت کا

گل افشاں ہی رہیں گی کھیتیاں ایمان کامل کی
چمکتا ہی رہے گا آفتاب انؐ کی رسالت کا

اگر کچھ عمر کا حصہ مدینے میں گزر جائے
حضوری کے مزے لوٹوں، مزا آئے عبادت کا

گناہوں کی سیاہی بالیقیں دامن سے دھل جائے
بس اک قطرہ ہی مل جائے مجھے دریائے رحمت کا

حدیث پاک میں آیا ہے یہ مضموں تواتر سے
درود پاک کا ہے ورد پروانہ شفاعت کا

نہیں مایوس ہونے کی ضرورت اے خطا کارو!
گنہگاروں سے بڑھ کر مستحق ہے کون رحمت کا

مرا مدفن اگر سجادؔ مرزا ہو مدینے میں
تو کھل جائے گا در میری لحد میں باغ جنت کا

* * *

○

دولت دید نبیؐ کشکول چشم تر میں ڈال
اے خدا! نور محمدؐ سے مری دنیا اجال

وہ رخ انور تجلی کا عجب ہے آئینہ
حسن فطرت دیکھتا ہے جس میں اپنا ہی جمال

میں لرزتا ہوں خطاؤں پر، مگر پھر بھی مجھے
حوصلہ دیتا ہے ہر پل انؐ کی رحمت کا خیال

اب مجھے اذن حضوری سے بھی کیجے سرفراز
چوم لوں روضے کی جالی اور ہو جاؤں نہال

جن کی نظروں میں نہیں انسانیت کا احترام
میرے مولا! مجھ کو ان لوگوں کی بستی سے نکال

نکتہ چینوں کی ہوئی ہیں رائیگاں سب کوششیں
آپؐ کی سیرت کا ہر رخ بے مثال و باکمال

آپؐ ہی کے نور کے ہالے میں مستقبل بھی ہو
جس طرح روشن رہے، سجاد کے ماضی و حال

* * *

◆

انؐ کے در سے مانگنا ہو تو شفاعت مانگنا
دامن امید پھیلا کر عنایت مانگنا!

مل ہی جائے گی بفیض سیدؐ خیرالعطا!
مانگنا آ جائے تو مولا سے جنت مانگنا!

جن کی ہستی باعث تخلیق و تزئین جہاں
دونوں عالم میں فقط انؐ کی محبت مانگنا

وہ سراپائے مروت، پیکر خلق عظیم
انؐ کی راہوں سے نقوش حسن سیرت مانگنا

ظلمت شب میں بھٹکتے قافلے والو! سنو
شمع کردار نبوت سے ہدایت مانگنا

نار دوزخ سے بچاؤ کی یہی تدبیر ہے
رحمتہ للعالمینؐ کے در سے رحمت مانگنا

نعت ہی سجاد مرزا شعر کی معراج ہے
چھوڑ کر رنگ تغزل رنگ مدحت مانگنا

* * *

○

ضو پا رہا ہوں نور رسالت مابؐ سے
آنکھوں میں روشنی ہے سوا آفتاب سے

یاد جمال گلشن طیبہ میں ہر نفس!
کھلنے لگے ہیں دیدہ و دل میں گلاب سے

پتھر بھی انؐ کے لطف سے کرنے لگے کلام
بے نطق فیض یاب ہیں حسن خطاب سے

انؐ کے نشید خواں ہیں صحیفے زبور کے
تصدیق جن کی ہوتی ہے ام الکتاب سے!

جب سے ہے میں نے دل کو مدینہ بنا لیا
فارغ ہوں اصطلاحِ حضور و غیاب سے

جاں میں صفا کی روشنی جلوہ طراز ہے
جانِ جہاںؐ کے عشق کی صہبائے ناب سے

سجاد کے لبوں پہ درود و سلام ہے
ڈرتا نہیں وہ آتش ؤ نار عذاب سے!

○

○

آئے ہیں وہ دنیا میں صد رنگ ضیا لے کر
پیغام ہدیٰ لے کر، برہان خدا لے کر

کب مجھ کو بلائیں گے وہ شہر محبت میں؟
ایسا بھی کوئی مژدہ، آ باد صبا لے کر

ہو جائے کرم آقاؐ، رکھ لیجے بھرم آقاؐ!
مدت سے میں پھرتا ہوں کشکول دعا لے کر

تشریف کبھی لائیں، آباد ہو تنہائی!
بیٹھا ہوں تصور میں، میں غار حرا لے کر

سرکارؐ کی گلیوں میں، یہ عمر گزر جائے
بھٹکوں گا کہاں تک میں بار انا لے کر

سب روگ مٹیں میرے، حاصل ہو سکوں دل کو
طیبہ سے ہوا آئے، گر خاک شفا لے کر

سجاد بھی پہنچے گا دربار رسالتؐ میں!
آنکھوں میں گھر لے کر، ہونٹوں پہ ثنا لے کر

* * *

○

مسکراہٹ آپؐ کی دیوار و در روشن کرے
کاکلِ والیل بھی تاریک گھر روشن کرے

ذکر شاہ انبیاءؑ سے دل کو ملتا ہے سکون
نعت گوئی کی سعادت بحر و بر روشن کرے

پیروی کی جس نے انؐ کی، اس کے چمکیں گے نصیب
اسوۂ خیر البشرؐ روح بشر روشن کرے

مشعل نعت نبیؐ ہاتھوں میں اپنے تھام کر
ہر مسافر زندگی کی رہ گزر روشن کرے

جانب طیبہ چلے ہیں زائران خوش قدم
حق تعالیٰ خوش نصیبوں کا سفر روشن کرے

سیدؐ عالم کی رحمت سے نہیں ہے کچھ بعید
پر شکستہ طائروں کے بال و پر روشن کرے

آپؐ کے رخسار سے تاباں ہے جب مہر فلک
کیوں نہ پھر سجاد بھی قلب و نظر روشن کرے

○

○

اے حبیبؐ خدا، خاتم الانبیاؐ! ذکر کرتا ہے رب علا آپؐ کا
جن و انساں، ملائک بھی محو ثنا، میرے آقاؐ ہے یہ مرتبہ آپؐ کا

نور افشاں سبھی راستے ہو گئے، سارے اسریٰ کے اسرار بھی کھل گئے
لوح احساس پر جب دکھائی دیا روشنی کا نشاں نقش پا آپؐ کا

ایک مدت سے دوری مقدر میں ہے جانے کب مجھ کو اذن حضوری ملے
میں خطاکار عاجز ہوں، مسکین ہوں، کملی والے! ہوں لیکن گدا آپؐ کا

مرکز جذب دل آپؐ کا آستاں عاصیوں کے لئے جائے امن و اماں
غمزدوں کے لئے آپؐ ہیں مہرباں، ہے کھلا باب جود و سخا آپؐ کا

بے قراری کو یونہی قرار آئے گا' ہر صعوبت کا احساس مٹ جائے گا
ہر اندھیرا مقدر کا چھٹ جائے گا' روضہ دیکھوں جو خیرالوریٰ آپؐ کا

تاج دار زمین و زمن آپؐ ہیں' دونوں عالم پہ سایہ فگن آپؐ ہیں
فرش سے عرش تک' روز محشر تلک ذکر ہوتا رہے گا سدا آپؐ کا

ارض بطحا میں پہنچوں یہ مقدور ہو' آب زم زم پیوں تشنگی دور ہو
میں ہوں امیدوار نگاہ کرم' میں ہوں سرکارؐ مدحت سرا آپؐ کا

○

○

اسی کے جلوہ صد رنگ سے دل میں اجالا ہے
حبیبؐ رب ہے وہ ختم الرسلؐ ہے، کملی والا ہے

وہ جس کے لطف بے پایاں سے انساں معتبر ٹھہرا
امام الانبیاؑ ہے وہ زمانے سے نرالا ہے

اسی کی سیرت و کردار سے ہے روشنی ہر سو
اسی نے ظلمت شب سے زمانے کو نکالا ہے

اسی نے آدمیت کا تشخص کر دیا اونچا
اسی نے گرنے والوں کو محبت سے سنبھالا ہے

ہمارے عہد کو نعت پیمبرؐ نے کیا بالا
ہمارے عہد کا طرزِ سخن گویا نرالا ہے

وہ اک امی لقب، لیکن سمندر علم و عرفاں کا
خدا کے بعد انسانوں میں رتبہ اس کا اعلیٰ ہے

کیا مامور توصیف نبیؐ پر مجھ کو خالق نے
مرا بھی نام اب سجاد مرزا اک حوالا ہے

* * *

(سانیٹ)

حریم جاں میں بہاروں کے قافلے اترے
زباں پہ جب بھی حبیبؐ خدا کا نام آیا
فضائے شہر دل زار جگمگانے لگے
دیار سیدؐ والا سے گر پیام آیا

افق سے تا بہ افق روشنی کے ہالے ہیں
اسی کا پیار، محبت بٹی ہے لوگوں میں
اسی نے آکے دلوں کے نگر اجالے ہیں
اسی کے خلق کی دولت بٹی ہے لوگوں میں

وہی حسین ہے ایسا کہ جس کے آنے سے
زمیں سے تا بہ فلک نور ہے فضاؤں میں
تھے انتظار میں مرسلؑ جو اک زمانے سے
وہ آ گیا تو اثر آ گیا دعاؤں میں

اسی کے آنے سے رنگ حیات بدلا ہے
یہ سچ ہے اس نے رخ کائنات بدلا ہے

* * *

اسم اعظم

ہمیں حرف یقیں ___ اسم محمدؐ میں نظر آیا
جسے سارے جہاں کے فلسفی سن سن کے حیراں تھے

وہ ایسا اسم تھا جس کا قبائل میں ہوا چرچا
وہ ایسا اسم تھا جس نے زمانے کو کیا روشن

وہ ایسا اسم تھا جس کی بشارت دی صحائف نے
وہ ایسا اسم تھا جس نے دلوں کو تازگی بخشی

وہ ایسا اسم تھا جس نے کدورت کو مٹا ڈالا
وہ ایسا اسم تھا جس نے اخوت کی بنا ڈالی

وہ ایسا اسم تھا جس نے قیادت کی زمانے کی
وہ ایسا اسم تھا، غیروں کو بھی اپنا کہا جس نے

وہ ایسا اسم تھا دولت کو بھی ٹھکرا دیا جس نے
وہ ایسا اسم ہے، سارے جہانوں کے لئے رحمت

وہ ایسا اسم ہے جو خالق اکبر کو پیارا ہے
وہ ایسا اسم اعظم ہے، فدا ہم جس پہ جاں کر دیں

* * *

خیر البشرؐ

بشر، وہ خیر البشر
کہ جس کا جہاں میں آنا ہوا مبارک
سعادتوں کا پیام لے کر
وہ شبنم آسا خرام لے کر
وہ اپنے رب کا کلام لے کر
وہ ایک اعلیٰ نظام لے کر

جہالتوں کے نگر میں آ کر
کثافتوں کو وہ دھو گیا ہے
اخوتوں کا --- محبتوں کا
دلوں میں اک بیج بو گیا ہے

اسی نے انسانیت کی عظمت
بلند و بالا قرار دے کر
گرے ہوؤں کو اٹھا دیا ہے
سبھی کو اپنا قرار دے کر

مثیل اس کا نہیں ہے کوئی
جہاں کا ہادی، ردائے رحمت
غلام جس کے قریب رہ کر
بنے جہاں میں دلیل عظمت

وہ دور آئندہ کا بھی رہبر
وہ میرا آقا--- مرا پیمبرؐ
وہ نسل آدم میں سب سے برتر
بشر---وہ خیر البشر
کہ جس کا جہاں میں آنا ہوا مبارک

-----○-----

ہم کو رستہ دکھا

ہم کو رستہ دکھا
ہر طرف تیرگی -- ہر طرف بے حسی
کوئی پرسانِ احوالِ امت نہیں
کیسی باطل کی مسلم پہ یلغار ہے
ارضِ کشمیر
بوسینیا
چیچنیا
اور فلسطین --- خوں میں نہائے ہوئے
ہر طرف سے دباؤ میں آئے ہوئے
کوئی پرسانِ احوالِ امت نہیں

کیا خطا ہو گئی
ہم کو اتنا بتا
ہم ہیں بھٹکے ہوئے
ہم کو رستہ دکھا
یا نبیؐ! یا نبیؐ!
اپنی امت پہ چشم کرم ہو ذرا
آج برپا ہے چاروں طرف کربلا
کوئی خستہ دلوں کو نہیں پوچھتا
اپنی امت پہ چشم کرم ہو ذرا
ہے یہی التجا
ہے یہی التجا

* * *

مدد مدد المدد خدارا

جو تیری باتوں میں ہے مہک سی
دل و جگر میں سما رہی ہے
تمام عالم پہ چھا رہی ہے
بھٹک چکے ہیں جو لوگ، آقا!
انہیں بھی رستہ دکھا رہی ہے

حریف لشکر کا ہر سپاہی
تری محبت میں مبتلا ہے
اسے اماں، بالیقین دے دی
جو تیرے خیمے میں آ گیا ہے

تری نظر کی ہے یہ تجلی
کہ ظلمتوں کا پہاڑ سینہ
ترے اشارے یہ شق ہوا ہے
ترے قدم عرش چومتا ہے
کہ تو ہی اسرار آشنا ہے

ازل سے جلوہ ترا دکھایا
تجھے ہی ختم الرسلؐ بنایا
تری غلامی میں جو بھی آیا
فلاح اس نے، سکون پایا
درود تجھ پر، سلام تجھ پر
سلام تجھ پر، درود تجھ پر

مرے لبوں پر، بڑی عقیدت سے
اور الفت سے، میرے آقاؐ

مری متاع حیات بن کر
جمال راہ نجات بن کر
بجا - درود و صلوٰۃ بن کر
زمیں کی رونق، فلک کی عظمت
محبتوں کا امیں بن کر
صداقتوں کا یقیں بن کر
دلوں کا صادق مکین بن کر
مرے محمدؐ کا نام آیا
درود تجھ پر، سلام تجھ پر
سلام تجھ پر -- درود تجھ پر

سکوں ملا ہے درود پڑھ کر
درود پڑھ کر سکوں ملا ہے
ترے مراتب سے یہ کھلا ہے
کہ سر فرشتوں کا جھک گیا ہے

ترے ہے جود و سخا کا چرچا
تری عطا کا، وفا کا چرچا
سنا ہے غار حرا کا چرچا

کہ جس میں تو نے دعائیں مانگیں
نجات امت کی ہو خدایا
وہ ایسی امت ہے جس نے دل سے
ہے تیرے فرمان کو بھلایا

عمل ہے جس کا ریا کی صورت
نماز، روزے میں ظاہریت
کہ حج و عمرہ بنے تجارت

وہ پہلے نبیوںؑ کی امتوں کی
تمام بدعات دیکھ لیجئے

حضورؐ! ہم میں سما گئی ہیں
ہمیں وہ بے حس بنا گئی ہیں
سروں کی اپنے رہی نہ وقعت
ہر ایک در پر جھکا گئی ہیں

مدد مدد المدد خدارا
گھرے ہیں سیل گناہ میں ہم
عطا ہو پھر سے ہمیں کنارا
کہ پھر چمکنے لگے جہاں میں
فروغ دین مبیں کا تارا

نظام باطل میں ہو تغیر
مزاج شاہی کو ڈگمگا دے

صداقتوں کا عصا عطا کر
ہر ایک فتنے کو جو مٹا دے
جو راہ سیدھی ہے میرے آقاؐ!
اسی پہ دنیا کو پھر جلا دے

سلام تجھ پر، درود تجھ پر
درود تجھ پر سلام تجھ پر

اے نبیوںؑ کے سرتاج نبیؐ!

اے نبیوںؑ کے سرتاج نبیؐ!
لج پال نبیؐ لج پال نبیؐ
کب اپنے نگر بلواؤ گے؟
مورے سوئے بھاگ جگاؤ گے
موہے اپنے انگ لگاؤ گے
اے نبیوں کے سرتاج نبیؐ
لج پال نبیؐ لج پال نبیؐ
تم سب کی آنکھ کے تارے ہو
دو جگ کے راج دلارے ہو
مالک کے ساجن پیارے ہو
اے نبیوں کے سرتاج نبیؐ
لج پال نبیؐ لج پال نبیؐ

کب موری کھبریا لوگے جی؟
کب درشن موہے دوگے جی؟
کب اپنا مجھے کہو گے جی؟
اے نبیوں کے سرتاج نبیؐ
لج پال نبیؐ لج پال نبیؐ
میں آس لگائے بیٹھا ہوں
من کو بہلائے بیٹھا ہوں
دامن پھیلائے بیٹھا ہوں
اے نبیوں کے سرتاج نبیؐ
لج پال نبیؐ لج پال نبیؐ
موجوں میں سفینہ دیکھوں گا
اس رنگ میں جینا دیکھوں گا
کب شہر مدینہ دیکھوں گا
اے نبیوں کے سرتاج نبیؐ
لج پال نبیؐ لج پال نبیؐ

بڑھتی ہے من کی پیاس پیا
بلواؤ مجھے اب پاس پیا
نہیں توڑو من کی آس پیا
اے نبیوں کے سرتاج نبیؐ
لج پال نبیؐ” لج پال نبیؐ

من بگیا ساوی ہری رہے
تورے شہر میں مرزا آن بسے
پھر اور کہیں بھی جا نہ سکے
اے نبیوں کے سرتاج نبیؐ
لج پال نبیؐ” لج پال نبیؐ

* * *

ماہیے

ہر سمت اجالا ہے
اس کی رحمت کا
انداز نرالا ہے

* * *

محبوبؐ خدا آئے
امن و محبت کا
پیغام وہی لائے

* * *

اللہ کا وہ دلبر
جس کا چرچا ہے
سجاد یہاں گھر گھر

آ جائے پیام انؐ کا
جلد مدینے میں
پہنچے گا غلام انؐ کا

○

دکھ دور ہوں سب میرے
شرط ہے یہ مولا
طیبہ میں لگیں ڈیرے

○

آنکھوں میں مدینہ ہے
نور محمدؐ سے
روشن مرا سینہ ہے

○

طیبہ میں چلا آؤں
اذن حضوری ہو
سرکارؐ سکوں پاؤں

مستی میں سدا جھوموں
شہر مدینہ کے
ذروں کو اگر چوموں

○

بلواؤ مدینے میں
لطف نہیں آقا!
ملتا مجھے جینے میں

○

دوری ہے مدینے سے
ہوک سی اٹھتی ہے
سجادؔ کے سینے سے

○

امام الانبیاؑ

بے نواؤں، بے کسوں کو حوصلہ کس نے دیا؟
غم کے ماروں کو کیا کس نے تبسم آشنا؟

کس کی آمد پر زمانے سے جہالت مٹ گئی
کس کے آنے سے زمانے میں اجالا ہو گیا؟

کس نے دی ہے عاصیوں کو بھی نوید مغفرت؟
آیہ لا تقنطوا کا کس نے مژدہ ہے دیا؟

کس کی آمد کا صحائف میں ہوا ذکر جمیل
کون آیا ہے خلیلؑ اللہ کی بن کر دعا؟

کس کے آنے سے سبھی اصنام سجدے میں گرے
کس کے آنے سے بجھا ایران کا آتش کدہ؟

کون ہے، جس کو کہا جاتا ہے صادق اور امین
رحمتہ للعالمینی کا لقب کس کو ملا؟

آمنہؓ کا لعل ہے سجاد وہ در یتیم
جس کو خالق نے بنایا ہے امام الانبیاؑ

* * *

ہائیکو

انؐ کا اونچا نام
حکم خدا کے تابع ہیں
جن کے سارے کام

انؐ سا کون بھلا
جن کے ایک اشارے نے
سورج موڑ لیا!

انؐ کی نعت لکھیں
جن کے حکم سے کنکر بھی
کلمہ پڑھتے ہیں!

شان ہے انؐ کی خوب
جن کے امرونواہی سب
خالق کو محبوب

انؐ پر جان فدا
جن کی کالی زلفوں پر
عاشق آپ خدا

◆

○

ہر ایک آنکھ میں رقصاں جمال ان کا ہے
سکون قلب دو عالم خیال انؐ کا ہے
ہوں معتبر میں زمانے میں اس لئے سجاد
کرم یہ انؐ کا ہے، سارا کمال انؐ کا ہے

○

واللہ زمیں کیسی مدینے کی زمیں ہے
ہر ذرہ لئے جلوہ فردوس بریں ہے
اس کوچہ رحمت سے کہاں جائیے سجاد
جنت بھی یہیں، مالک جنت بھی یہیں ہے

○

انؐ کا ہر ایک لفظ چراغ جمال ہے
انؐ کا وجود پرتو رب جلال ہے
سجاد انؐ کی ذات ہے رحمت جہان پر
کردار انؐ کا دیکھیے تو بے مثال ہے

○

ہونٹوں کو مرے آپؐ کی مدحت بخشی
دنیا میں نئے رنگ کی جنت بخشی
خالق کی عطائیں ہوئیں اس پر کیا خوب
سجاد کو سرکارؐ کی الفت بخشی

○

سجاد مرزا نے اپنی قبلہ گاہ عقیدت میں کعبے کی اذان یا زمزمہ نعت عجب والہانہ انداز اور عارفانہ آہنگ میں بلند کیا ہے اور اس والہانہ نعت سرائی اور عارفانہ زمزمہ پیرائی نے سجاد مرزا کے کلام کی سطح کو بے حد بلند کر دیا ہے۔

رئیس امروہوی

سجاد مرزا ایک جانے پہچانے شاعر ہیں اور ان کے مزاج کی سادگی اور طبیعت کی عاجزی کو ان کی نعت گوئی میں اساسی حیثیت حاصل ہے، چنانچہ وہ بڑے سیدھے سادے انداز میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیضان رحمت کا ظہار کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی نعت نے ادب و عقیدت کی آب و ہوا میں پرورش پائی ہے۔ رسالت ماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات و صفات سے انہوں نے اپنے فکر و فن کو منور و معتبر کیا ہے۔

حفیظ تائب

سجاد مرزا نے ایک طرف تو دلکش زبان و بیان میں مدح و ثناء کے چمن آراستہ کیے ہیں اور دوسری طرف معلم بشریت، ہادی انسانیت، مصلح اعظم اور رہبر کامل کی سیرت نگاری کے وسیلے سے ہماری تشکیل کردار کا اہم فریضہ انجام دیا ہے۔

عاصی کرنالی

سجاد مرزا نے اپنے دل کے ٹکڑوں کو سپرد قرطاس کر دیا ہے اور وہ یوں کہ ان میں عقیدت کا حسن تو ہے مگر عقیدے کا غلو و فساد نہیں۔ جذب و کیف کی پرچھائیاں تو ہیں مگر ان کی نعت کا ہر لفظ نور بداماں نظر آتا ہے۔

پروفیسر غلام رسول عدیم

سجاد مرزا کے نعتیہ کلام میں جابجا عقیدت اور عجز سامانی کے گلہائے تازہ اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اسم مقدس جب بھی ان کے قلم سے پیشانی قرطاس پر منتقل ہوتا ہے تو ادب و احترام سے ان کے فہم و ادراک جھک جھک جاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہی تو اسم مقدس ہے جس کی تاثیر سے مصائب اپنا وجود کھو بیٹھتے ہیں اور رحمت مصطفوی سایہ کناں ہونے لگتی ہے۔

پروفیسر محمد اکرم رضا

سجاد مرزا جدید غزل گو ہیں۔ انہیں اپنے عہد کی حسیت کا ادراک ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری عقیدت و محبت رسول کی آئینہ دار ہے۔ ان کی نعتوں میں اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے اور کرانے کا ایک رجحان ملتا ہے جس کے بغیر قومی اور ملی ترقی ناممکن ہے۔

سید ماجد الباقری

سجاد مرزا اپنے دل میں چراغ عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جلائے، دیار حبیب کی جانب آنکھیں بچھائے اور ذکر شہر نبی سے اپنے لبوں کو سجائے نعت گوئی کے لئے زمزمہ پیرا ہیں۔ ان کی نعت نے انہیں جہاں حب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بے بہا دولت ودیعت کی ہے وہیں چاہت کا وہ اعتبار بخشا ہے جس [illegible] ہونے کا ہر دل زندہ آرزو مند ہے ان کے نعتیہ کلام میں سادگی، دلکشی، حسن عقیدت، والہانہ پن اور [illegible] کے گلہائے تازہ جابجا مہکبار ہیں۔

محمد اقبال نجمی

103